ایک چھوٹی سی جنت تھی اور اس کے مکینوں نے دانستہ یا نا دانستہ ان تمام حقائق سے آنکھیں بند کر لی تھیں جو ایک عظیم الشان سلطنت کے زوال کا باعث ثابت ہوچکے تھے — چنانچہ اس محدود دائرے میں جو مزاح پیدا ہوا اس میں اگرچہ شگفتگی اور زندہ دلی تھی لیکن گہرائی اور پائداری کے عناصر یقیناً بہت کم تھے — زیادہ تر یہ کھوکھلے قہقہے تھے جن کا مقصد محض دوسروں کو ہنسانا یا زیادہ سے زیادہ حاکم وقت کے لئے لمحاتی کیف بہم پہنچانا تھا — چنانچہ جب یہ مزاح نگاری انشا اور مصحفی کی معاصرانہ چشمکوں کی صورت میں نمودار ہوئی تو بیکار لوگوں نے محض تفریح کی خاطر جلتی پر تیل چھڑکا اور دونوں اصحاب شاعرانہ خوش طبعی سے فحش نگاری اور طعن وتشنیع کی ایسی پستیوں میں اتر آئے کہ آج ان کی یہ فحش تخلیقات تہذیب و اخلاق کا منہ چڑاتی ہیں —

مصنف آب حیات نے بڑی تفصیل سے ان چشمکوں کا حال تحریر کیا ہے اس کے مطابق مصحفی اور انشا کے ان معرکوں کا آغاز مصحفی کے خلاف اس شعر سے ہوا کہ ؎

تھا مصحفی کانا جو چھپانے کو پس از مرگ
رکھے ہوئے تھا آنکھ پہ تابوت میں انگلی

اس پر مصحفی نے ایک فخریہ غزل لکھی اور انشا نے اس کا سخت سا جواب دیا — بس پھر کیا تھا پوبھائی میں زلزلہ آگیا اور وسیوویس پھٹ کر بہہ نکلا اور لاوے کے چھینٹوں نے بڑے بڑوں کو اپنی لپٹ میں